REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ — ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ — فی پرچہ

جلد ۴۷/۱۲ | ۴ نبوت ۱۳۳۷ ھش | ۴ نومبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۵۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳ نومبر۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع دی جا چکی ہے۔ ان دنوں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت گزشتہ سال کی نسبت عام کمزوری زیادہ ہونے کے باعث ناساز ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں:

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف سے تحریک جدید کے نئے مالی سال کا اعلان

دعاؤں اور قربانیوں کے ذریعہ دنیا میں اسلام کے غلبہ کو قریب سے قریب تر لانے کی کوشش کرو

تمہیں اور تمہاری اولاد کو رؤیا و کشوف اور الہام الٰہی کی نعمت حاصل ہونی چاہیئے کہ اسی پر تمہاری زندگی کا انحصار ہے

ربوہ یکم نومبر۔ آج تیسرے پہر مجلس انصار اللہ کا دوروزہ سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ آج صبح سوا نو بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ایک روح پرور اور بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ اس موقعہ پر حضور نے تحریک جدید کے نئے مالی سال کے آغاز کا بھی اعلان کیا۔ اور دوستوں کو نصیحت فرمائی۔ کہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا جو عظیم الشان کام اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ وہ اس امر کا مقتضی ہے۔ کہ ہم ذوق و شوق کے ساتھ دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت میں لگے رہیں۔ تاکہ جلد وہ دن آجائے۔ جبکہ دنیا کے چپے چپے سے اللہ اکبر کی آواز بلند ہو رہی ہو۔ اور یورپ کے وہ ممالک جو صدیوں تک اسلام کو بدنام کرتے اور تثلیث کو پھیلاتے رہے ہیں۔ ان کے گوشے گوشے سے بھی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعلان ہو رہا ہو۔ حضور نے فرمایا اسلام کی فتح و نصرت کے دن کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے جہاں مالی قربانیوں میں بیش از پیش اضافہ کی ضرورت ہے۔ وہاں یہ امر بھی نہایت ضروری ہے کہ احباب نہ صرف خود دعاؤں عبادتوں اور ذکر الٰہی پر زور دیں بلکہ اپنی اولادوں میں بھی یہی روح اور شغف پیدا کریں۔ ہم میں اور ہماری نسلوں میں ہمیشہ ایسے لوگ بکثرت موجود رہنے چاہئیں جنہیں رؤیا و کشوف اور اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف حاصل ہو کہ یہی وہ نعمت ہے جس پر روحانی جماعتوں کی زندگی کا انحصار ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا ہمارا ارادہ اور عزم ہے کہ ہم نے یورپ کے ایک ایک ملک میں کئی کئی مساجد تعمیر کرنی ہیں۔ تاکہ وہاں پر اسلام کا نام ہمیشہ بلند ہوتا رہے۔ ہمارے تبلیغی مشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں لیکن ان مشنوں کی کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ کہ تحریک جدید میں حصہ لینے والے دوست اپنی قربانیوں کو بڑھاتے چلے جائیں۔ آخر میں حضور نے فرمایا یاد رکھو کہ احمدیت کے ذریعہ اسلام کی فتح اور خدا تعالیٰ کے آخری جلال کا ظہور مقدر ہو چکا ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ جو اپنی قربانیوں کے ذریعہ اس میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کرتے ہیں (مفصل تقریر انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب شائع ہو جائیگی)

حضور ایدہ اللہ کی طرف سے گیارہ ہزار ایک سو روپیہ کا گرانقدر وعدہ

جماعت احمدیہ کراچی کا قابل رشک نمونہ اور دیگر مخلصین جماعت کی طرف سے اشاعت اسلام کیلئے مالی قربانیاں پیش کرنیکا ایمان افروز نظارہ

عصر کے وقت تک دفتر تحریک جدید میں اکیاسی ہزار روپیہ کے وعدے پہونچ گئے

یکم نومبر شنبہ کو انصار اللہ کے اجتماع میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید دفتر اول کے ۲۵ ویں اور دفتر دوم کے پندرھویں سال کا اعلان فرمایا۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مخلصین جماعت کو تلقین فرمائی۔ کہ اکناف عالم میں اشاعت اسلام اور تعمیر مساجد کے عظیم الشان کاموں کے لئے پہلے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ (مفصل تقریر انشاء اللہ کسی آئندہ اشاعت میں شائع ہوگی) تحریک جدید کے نئے سال کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ۱۱۱۰۰ روپیہ اور حضور کے ایک حرم حضرت سیدہ ام متین کی طرف سے ۱۲۱ روپے کے وعدہ جات موصول ہوئے۔ جماعت احمدیہ کراچی نے پہلی قسط -/۶۵۱۱۵ روپیہ کے وعدے پیش کر کے سبقت لے جانے کا قابل رشک نمونہ قائم کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

نماز عصر تک یعنی اعلان کے ہوتے ہی چند گھنٹوں کے اندر اندر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکیاسی ہزار کے وعدے جمع ہو گئے۔ جو گزشتہ سال کی نسبت پہلے دن کے وعدوں سے قریباً ۴۷ ہزار روپیہ زائد ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

وعدوں کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

انصار اللہ کا نائب صدر

انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس شوریٰ انصار اللہ کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا تقرر تین سال کے لئے بطور نائب صدر مجلس انصار اللہ منظور فرمایا ہے۔

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ

درخواست دعا

مکرم محمد شریف صاحب تیو سو جیک آف نارتھ بورنیو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ملاقات کا شرف حاصل کرنے اور ربوہ کی زیارت کرنے کے بعد اپنے پروگرام کے مطابق ۲۸ اکتوبر کو قادیان کی برکات کے حصول کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ سفر و حضر میں اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو

مرزا بشیر احمد ... [illegible]

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۴ر اکتوبر ۱۹۵۸ء

لادینی نظریات اور رواداری

الفضل کی ایک حالیہ اشاعت میں ہم نے کتاب "مذاہب عالم" میں سے رواداری کے متعلق ٹائن بی مشہور مغربی فلسفی مورخ کے تجزیہ کا حوالہ نقل کیا تھا جس میں موصوف نے بتایا ہے کہ جب رواداری کی بنیاد مذہب کے اندر نہ ہو۔ اور محض عقلی مصالح پر رکھی گئی ہو۔ وہاں لادینی نظریات کے تعصبات پرورش پا جاتے ہیں۔ مثلاً ازمنہ وسطی میں یورپ کے عیسائی فرقوں کے درمیان سخت کشمکش ہو رہی تھی۔ اور ایک دوسرے فرقے کو تباہ کرنا مذہب کی ضرورت سمجھا جاتا تھا تو سیکولرزم کا خیال پیدا ہوا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یورپ کے دانشمندوں نے ان مذہبی اور فرقہ وارانہ جھگڑوں کو مذہب سے الگ ہو کر محض عقلیت کے نقطۂ نظر سے ایسے لائحۂ عمل کی تائید کی کہ جس باہمی سر پھٹول ختم ہو جائے۔

اگر یہ لوگ خود عیسائیت کی تعلیمات کے پیش نظر باہم رواداری کی تعلیم دیتے اور اس طرح مختلف فرقوں میں امن کے قیام کی کوشش کرتے۔ تو ممکن تھا۔ کہ عقلیت پرستی کے وہ نتائج پیدا نہ ہوتے جو مذہب سے آزاد ہو کر یورپ میں پیدا ہوئے۔ یعنی ہر بات کی کنہ صرف مادیات میں تلاش کرنے کے رجحانات اتنی حد تک نہ بڑھ جاتے۔ کہ جو یورپ کی عام لادینی ذہنیت پر جا کر مختتم ہوتے ہیں۔ آج یورپ اور امریکہ میں مذہبی حقائق کی سائنسی اور فلسفیانہ حقائق کے سامنے کوئی وقعت نہیں رہی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ نسلی اور قومی برتری کو بھی سائنسی بنیادوں پر قائم کیا جا رہا ہے۔

مذہب تمام انسانوں کو یکساں سمجھتا ہے اور نسلی لونی اور دیگر مادی قسم کے امتیازات کو کوئی وقعت نہیں دیتا۔ بلکہ صرف دینداری۔ نیکی اور تقوے کی بنا پر انسانوں میں امتیاز کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ اسلام نے نہایت وضاحت کے ساتھ اس حقیقت کو پیش کیا ہے

یاایھا الناس انا خلقنٰکم من ذکر و انثیٰ وجعلنٰکم شعوباً وقبائل لتعارفوا۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم۔

یعنی مختلف قبیلوں کے نام تو صرف پہچان کے لئے ہیں ورنہ انسانوں میں حقیقی امتیاز محض تقوے کی کمی بیشی پر ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اگرچہ صرف بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اور ان سے پہلے جو انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ ان کی تعلیم بھی یہی تھی۔ لیکن اسلام نے اس کو اتنے اہتمام اور وضاحت سے پیش کیا ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں رہتا کہ حقیقی دین کے نقطۂ نظر سے تمام انسان برابر ہیں اور جو مادی امتیازات ان میں پائے جاتے ہیں خدا تعالےٰ کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔

اسلام یا دین حق میں ایک حبشی اور ایک چینی کے درمیان بلحاظ انسانیت کے کوئی فرق نہیں۔ اللہ تعالےٰ کے قانون کے سامنے سب قومیں برابر ہیں۔ قبیلے اور انسان برابر ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے سب انسانوں کو "احسن تقویم" میں پیدا کیا ہے۔ البتہ ہر انسان کی خوبی یا برائی اس کے اعمال سے ہی جانچی جاتی ہے۔

ظاہر ہے کہ اس نقطۂ نظر سے جو رواداری نشوونما پاتی ہے۔ وہ حقیقی رواداری ہوتی ہے۔ مذہب جب سوا تقوے کے کسی مادی برتری کو تسلیم نہیں کرتا۔ تو نسلی لونی اور اس قسم کے دوسرے مادی امتیازات اس کی نظر میں کوئی قیمت نہیں رکھتے وہ ہر انسان کو موقعہ دیتا ہے۔ کہ اپنے عقائد اپنی سوچ سمجھ کے مطابق اختیار کرے۔ اس لئے ایسے انسان غیر روادار ہو ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ ان کے نزدیک سب کا آخری فیصلہ اللہ تعالےٰ یوم الدین کو کرے گا۔ عقائد کے حقیقی نتائج معاد ہی میں ظاہر ہوں گے۔

اس کے برخلاف جو انسان مذہب پر ایمان نہیں رکھتا۔ اور سمجھتا ہے کہ کسی انسان میں جو خوبیاں ہیں۔ ان کی بنیاد مادی برتریوں پر استوار ہوتی ہے۔ تو یقیناً نسلی۔ لونی اور اسی قسم کے دیگر امتیازات پر زور دیگا۔ چنانچہ چند گذشتہ صدیوں سے مغرب میں جو انسانیت کے متعلق تحقیقات کا رجحان چلا آ رہا ہے وہ مادی نقطۂ نظر سے ہی متاثر رہا ہے۔ اور سائنسی تحقیقات کے رو سے انسانوں کی نسلوں کو بہ مختلف وطنوں کو اہمیت دی جاتی ہے۔ اور اس تحقیقات کے رو سے آریہ منگول وغیرہ مختلف انسانی نسلوں کی خصوصیات پر بحث کی جاتی ہے۔ جس سے بعض نسلوں کی اپنی جسمانی ساخت اور جسمانی فوقیت کا زعم ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح وہ دوسری نسلوں کی تحقیر کرنے لگتی ہیں۔ چنانچہ مغرب کی سفید اقوام اپنے آپ کو مشرق کی سیاہ اور رنگدار اقوام سے پیدائشی لحاظ سے برتر سمجھتی ہیں۔ اور افریقہ کے حبشیوں اور مشرق کی بعض دیگر اقوام کو کمتر خیال کرتی ہیں۔

یہودیوں اور بھارت کے اونچ جاتی ہندوؤں میں نسلی امتیاز نے نہایت بھیانک صورت اختیار کر لی۔ اور نسل انسانی کی ایک بہت بڑی اکثریت ان امتیازات کی وجہ سے نہایت غیر روادارانہ ظلم و ستم کا نشانہ صدیوں سے بنتی چلی آتی ہے۔ کیونکہ ان اقوام نے رواداری کی بنیاد مذہب سے ہٹا کر مادی امتیازات پر رکھ دی ہے۔ اس لئے ان میں نسلی فوقیت کا خیال اتنی اہمیت اختیار کر گیا ہے کہ ہندوؤں نے تو تمام انسانیت کو چار ورنوں میں تقسیم کر دیا۔ اور سب سے نچلے ورن یعنی شودر کے خلاف تعصب اس حد کو پہونچ گیا ہے۔ کہ کسی شودر کا سایہ بھی سورن ہندو پر برداشت نہیں کیا جاتا۔ بلکہ شودروں کو مذہبی رسوم ادا کرنے سے بھی روکا جاتا ہے۔ اور منو کے قانون کے مطابق وید منتر اگر کسی شودر کے کان میں پڑ جائے تو اس میں سکہ پگھلا کر ڈالنے کا حکم ہے۔

اس طرح لادینی تفرقات کو مذہب کا لباس پہنا دیا گیا۔ اور جو تحریکیں اس کے خلاف اٹھتی رہیں۔ ان کو زبردستی سے مٹایا جاتا رہا۔ یہ تعصب جس کو دراصل مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہندو اونچ جاتیوں میں اس حد تک بڑھ گیا ہوا ہے۔ کہ باوجودیکہ بڑے بڑے مصلحین بھارت میں پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جو ورن آشرم کی مذمت کرتے رہے ہیں۔ اور اس کے خلاف جہاد میں مصروف رہے ہیں پھر بھی ابھی تک یہ تعصب ان لوگوں کی فطرت ثانی بنا ہوا ہے۔ اور دلوں سے نکالا نہیں جا سکا۔

اس کی وجہ یہی ہے کہ ان لوگوں نے رواداری کی بنیاد دینی مذہب کے علاوہ بعض محض عقلی مصالح پر رکھی ہیں۔ اور مذہب پر نہیں رکھیں۔ اس لئے وہ لادینی نظریات کے زیر اثر تعصب کا شکار ہوتے ہیں۔

جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ اسلام نے رواداری کی بنیاد مذہب کے اندر رکھی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں نسلی۔ لونی۔ اور اسی قسم کے دیگر مادی تعصبات فروغ نہیں پا سکے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ مسلمانوں کی تاریخ ایسے تعصبات سے کماحقہ پاک رہی ہے لیکن علمائے حق جہاں بھی ایسے تعصبات نے سر اٹھایا ہے بڑی جرأت سے اس کا مقابلہ کرتے رہے ہیں۔ اور چونکہ اسلامی تعلیمات اپنی اصلی صورت میں قائم ہیں۔ اس لئے آج بھی غیر اقوام اسلام کے اصول رواداری سے بہت متاثر ہو رہی ہیں۔ اور مغربی دانشمند اسلام کے ان اصولوں کو بہترین اصول سمجھتے ہوئے ان کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ چنانچہ انہی اصولوں کی وجہ سے اکثر مغربی دانشمند اس رائے کا اظہار کر چکے ہیں۔ کہ ایک دن اسلام تمام ادیان پر غالب آ جائے گا۔

تصحیح

مورخہ یکم نومبر ۱۹۵۸ء کے الفضل میں صفحہ ۲ کے دوسرے کالم میں یہ فقرہ کہ "اس طرح اسلام کی تعلیمات نہ صرف کیت کے لحاظ سے کامل ہیں" نامکمل شائع ہوا ہے اصل فقرہ یوں ہے۔ "اسی طرح اسلام کی تعلیمات نہ صرف کمیت کے لحاظ سے بلکہ کیفیت کے لحاظ سے کامل ہیں"۔ اسی پیرا کے آخر میں "اسلام کے مقابلہ میں ان کی تعلیمات دونوں لحاظ سے مکمل ہیں" کی بجائے "اسلام کے مقابلہ میں ان کی تعلیمات دونوں لحاظ سے مکمل نہیں" پڑھا جائے۔

هر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

ذکر حبیب علیہ السلام

(از مکرم مولوی محب الرحمٰن صاحب لاہور)

ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مغرب کی نماز کے بعد مسجد مبارک میں فرمایا کہ ایک عیسائی کا خط آیا ہے کہ میں قادیان آنا چاہتا ہوں اور وہاں رہ کر آپ کا عملی نمونہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ پندرہ دن ٹھہروں گا۔ لیکن میں کوئی سوال نہیں کروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ بڑا مشکل امر ہے کہ وہ صرف عملی نمونہ ہی دیکھیگا ہو سکتا ہے کہ کسی سے کوئی ایسی بات سرزد ہو جائے جو اُن کو ناپسند ہو خواہ وہ اس نتیجہ پہ غلط فہمی کی بناء پر ہی پہنچا ہو۔

بہرحال چند دن کے بعد یہ صاحب اپنے پروگرام کے مطابق آگئے۔ ان کی رہائش کا انتظام مدرسہ تعلیم الاسلام کے ہیڈ ماسٹر صاحب کے کمرہ میں کیا گیا۔ (اُس وقت حضرت مولوی شیر علی صاحب بی اے رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیڈ ماسٹر تھے) یہ کمرہ مہمانخانہ کے عقب میں تھا اور اسی کمرہ کی پشت پر تھا جس میں حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالےٰ عنہ فروکش تھے۔ جو بعد میں مدرسہ احمدیہ کا حصہ بنا۔ ان صاحب کا نام عبدالحق تھا۔

خاکسار اُن دنوں مدرسہ تعلیم الاسلام کی غالباً ساتویں جماعت میں پڑھتا تھا اور ۱۹۰۲ء تھا۔ ان دنوں حضرت والد صاحب قبلہ میاں حبیب الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ بھی قادیان آئے ہوئے تھے۔ وہ بھی دوسرے بزرگوں کی طرح نو وارد عبدالحق صاحب عیسائی سے ملتے رہتے تھے اور خاکسار کو جو بورڈنگ میں رہتا تھا والد صاحب کے ہمراہ ان سے ملنے کا اتفاق ہوتا رہتا تھا۔

عبدالحق صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ صبح کی سیر میں بھی جایا کرتے تھے۔ ایک دن ان کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کچھ پوچھنا چاہیئے اس پر انہوں نے تین سوال لکھے اور اپنے ٹرنک میں محفوظ کر لیے اور کسی کو ان کے متعلق نہ بتایا۔ اگلے روز صبح حسب معمول جب سیر کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ گئے تو حضور نے انہی تین سوالوں

کے جواب میں تقریر شروع کر دی۔ سیر سے واپس آکر نو وارد عیسائی نے اپنا ٹرنک دیکھا اور اچھی طرح پڑتال کی کہ قفل کھولا ہوا تو نہیں اور ٹرنک کو صحیح حالت میں پا کر تعجب کیا کہ سوالوں کا پرچہ محفوظ ہے۔ اپنے دل میں خیال کیا کہ میں نے کسی سے سوالات کا تذکرہ بھی نہیں کیا۔ لیکن پھر بھی مرزا صاحب نے میرے تینوں سوالوں کا جواب دیدیا۔ جو تسلی بخش ہے۔ تعجب ہے کہ مرزا صاحب (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو ان کا علم کس طرح ہوا۔ اس امر کا انہوں نے بالآخر دوستوں سے ذکر کیا۔ اور میری موجودگی میں میرے والد حضرت میاں حبیب اللہ صاحب رضی اللہ عنہ

سے بھی ذکر کیا۔

اگلے روز جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سیر کو روانہ ہوئے تو عبدالحق صاحب نے حضور سے عرض کیا کہ ایک بات کا مجھے تعجب ہوا ہے کہ کل میں نے تین سوالات لکھے تھے اور ان کا کسی سے تذکرہ نہیں کیا تھا۔ بلکہ جس کاغذ پر وہ سوالات لکھے تھے وہ میں نے حفاظت کے ساتھ اپنے ٹرنک میں مقفل کر دیا تھا۔ اور مجھے یقین ہے کہ ان سوالات کا سوائے میرے کسی کو علم نہ تھا۔ لیکن کل حضور نے ان تینوں سوالات کا جواب دیدیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہمیں تو اب تک علم نہیں کہ آپ کے کیا سوالات تھے اور ہم نے جواب کے طور پر کیا کہا۔ نہ ہمیں علم غیب ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا تصرف ہے۔ کہ اس نے ہماری زبان سے وہ تقریر کرا دی جس سے آپ کے سوالات حل ہو گئے۔

غرض حضورؑ نے کئی بار اس امر کا ذکر فرمایا کہ ہمیں علم غیب نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی مشیت تھی کہ اس نے ہمارے مُنہ سے وہ بیان دلا دیا جو آپ کے سوالات کے جواب میں تھا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صبح کے وقت روزمرہ سیر کے لئے قادیان سے باہر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ روزمرہ حضورؑ کی تقریر کو جو حضورؑ سیر پر چلتے ہی شروع فرما دیا کرتے تھے چلتے چلتے لکھتے جایا کرتے تھے۔ اور بعض اہم تقاریر کو اگلے دن سُنا بھی دیا کرتے تھے۔ یہ ان میں بڑا کمال تھا کہ حضورؑ کی تقریر چلتے چلتے لکھ لیا کرتے تھے۔ باوجودیکہ حضورؑ بہت تیز چلنے کے عادی تھے لیکن ان کی تحریر میں فرق نہ آتا تھا۔

اگلے ہی دن عبدالحق صاحب اپنے ایمان کے اظہار پر مجبور ہو گئے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ میں اپنے ایمان کے اظہار پر مجبور ہوں۔ اور اسلام قبول کرتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔ غالباً ۲۴ دسمبر ۱۹۰۲ء کو وہ مسلمان ہو گئے اور بعد میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ماسٹر بھی لگے رہے۔

میرا بیان ذاتی طور پر دیکھنے اور سُننے پر محمول ہے۔ جو حافظہ کی بناء پر تحریر کیا ہے۔ واللہ علیٰ ما اقول شہید۔ (نابکار محب الرحمٰن)

کلماتِ طیّبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ کی رضا کیونکر حاصل ہو سکتی ہے

"شیطان ہر ایک راہ میں لوگوں کی راہزنی کرتا ہے اور ان کو راہِ حق سے بہکاتا ہے۔ مثلاً رات کو روٹی زیادہ پک گئی اور صبح کو باسی بچ رہی۔ عین کھانے کے وقت کہ اس کے سامنے اچھے اچھے کھانے رکھے ہیں۔ ابھی ایک لقمہ نہیں اٹھایا کہ دروازہ پر آکر فقیر نے صدا کی اور روٹی مانگی۔ کہا کہ باسی روٹی سائل کو دیدو۔ کیا یہ نیکی ہوگی؟ باسی روٹی تو پڑی ہی رہنی تھی۔ تنعم پسندا سے کیوں کھانے لگے؟ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ و یطعمون الطعام علیٰ حُبّہٖ مسکیناً و یتیماً و اسیراً (الدہر) یہ بھی معلوم رہے کہ طعام کہتے ہی پسندیدہ طعام کو ہیں۔ سڑا ہوا باسی طعام نہیں کہلاتا ہے۔ کھانا شروع نہیں کیا فقیر کی صدا پر نکال دے تو یہ نیکی ہے۔ بیکار اور نکمی چیزوں کے خرچ سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ نص صریح ہے۔ لن تنالوا البرّ حتّٰی تنفقوا ممّا تحبّون (پ ۴) جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو۔ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے۔ جو ان کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ تب کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہو سکتی ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رضی اللہ عنہم کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟

بات یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پرواہ نہ کریں۔ کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔" (ملفوظات ص ۲۰۷)

قادیان میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی مختصر روئداد

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی صداقت اور برتری پر علمائے سلسلہ کی اہم تقاریر

پہلا اجلاس

۱۷ر اکتوبر ۱۹۵۸ء بروز جمعہ دس بجے دن۔ زیر صدارت مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی جلسہ کے پہلے روز کی پہلے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد جلسہ کا افتتاح ہوا صدر محترم نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ امسال بھی قادیان کی مقدس بستی میں ہم سب مل کر سڑسٹھواں جلسہ سالانہ منا رہے ہیں۔ ہمارا یہ اجتماع محض دینی اور روحانی اجتماع ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۱ء میں اس مقدس جلسہ کی بنیاد رکھی اور یہ جلسہ ہم احمدیوں کے لئے اس عہد کی یاد تازہ کرتا ہے۔ جو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفاء کے ہاتھ پر بیعت کرکے خدا تعالےٰ سے کیا ہے یعنی ہم "دین" کو دُنیا پر مقدم رکھیں گے۔

ہماری موجودہ حالت نہایت کمزور ہے لیکن اللہ تعالےٰ کی ہمیشہ سے یہ سنت جاری ہے کہ وہ اپنی قائم کردہ جماعتوں کے لئے عجیب درعجیب کام دکھایا کرتا ہے۔ جس طرح آج سے ساٹھ ستر سال قبل جماعت احمدیہ قادیان جیسی چھوٹی سی بستی میں قائم ہوئی اور آج اس کی گونج تمام دُنیا میں سنی جا رہی ہے۔ اسی طرح ہمارا پکے وعدوں والا خدا وہ دن بھی ضرور لائے گا جب کہ اس مقدس جماعت کے روحانی سایہ میں تمام قومیں امن وسکون کے ساتھ بسیرا کریں گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

ایک لمبی پرسوز اجتماعی دعا کے بعد نظم پڑھی گئی۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان نے حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں حضرت اقدس نے جماعت احمدیہ بھارت کو تلقین فرمائی تھی کہ وہ کثرت سے دعائیں کرے نیز اعلیٰ پیمانہ پر پاکیزہ زندگی بسر کرنے کی عادت ڈالے تاکہ وہ اہل ملک پر روحانی اثر ڈال کر ان سب کے لئے رحمت ثابت ہو اور بھارت کے احمدی اس اہم ذمہ داری سے سبکدوش ہو سکیں۔ جو بھارت میں احمدیت کے دائمی مرکز ہونے کی وجہ سے ان پر عاید ہوتی ہے۔

سب سے پہلی تقریر "اسلام کی مخصوص تعلیم ہندوستان کے فائدہ کے لئے" کے موضوع پر مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ مدراس نے کی۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام کی تعلیم صرف ہندوستان کے لئے نہیں۔ بلکہ سب دنیا کے لئے ہے کیونکہ وہ ایک عالمگیر اور غیر منسوخ شریعت ہے جیساکہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

۱۔ تبارك الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیراً۔

۲۔ فیھا کتب قیمہ

۳۔ یاایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا۔

یعنی قرآن کریم جس میں تمام کتابوں کا نچوڑ اور ہمیشہ قائم رہنے والی تعلیم موجود ہے۔ اس کے نزول کی غرض محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر رنگ ونسل اور ملک کے بنی نوع انسان کا مامور مرسل ثابت کرنا ہے۔ پس اسلام کا پیغام کسی ملک وعلاقہ رنگ ونسل اور زمانہ میں محدود نہیں ہے۔ چونکہ ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جسے مختلف مذاہب کی منڈی کہنا چاہیئے۔ اس لئے اس ملک میں ہر مذہب کی تعلیم کا آسانی سے موازنہ کیا جا سکتا ہے

ہندو دھرم کی بنیاد چار ورنوں پر ہے برہمن۔ کھشتری۔ ویش۔ اور شودر اور یہ چاروں صرف ہندوستان تک ہی محدود ہیں اس لئے یہ تعلیم تمام بنی نوع انسان کو فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ بلکہ ان چاروں ورنوں میں بھی قابل عمل نہیں۔ جیسے شودر کے لئے حکم ہے کہ اگر وہ وید سن لے یا پڑھ لے تو زبان کاٹ دی جائے (گوتم سمرتی ادھیائے ۱۲)

عیسائیت بھی انجیلی تعلیم کے مطابق بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں تک محدود ہے۔ اور یہودی مذہب بھی صرف بنی اسرائیل کے لئے ہے۔ کیونکہ بائیبل میں لکھا ہے کہ "خداوند بنی اسرائیل کا خدا مبارک ہے"

مگر اسلام اللہ تعالیٰ کی ہستی کو رب العلمین کی صورت میں پیش کرتا ہے۔ جس سے ہر رنگ ونسل اور ملک وزمانہ کے لوگ اپنی روحانی پیاس بجھا سکتے ہیں

حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے زیر مطالعہ قرآن کریم رہتا تھا۔ آپ مسلمان بزرگوں سے بھی اکثر ملتے رہتے تھے اور لمبے سفر کی مشکلات اور صعوبتیں برداشت کرکے آپ نے حج بھی کیا اس لئے آپ کی تعلیم میں اسلامی نظریات کی جھلک نمایاں نظر آتی تھی۔ آپ فرماتے ہیں "تو سبھی تھائیں جتھے ہوں جائیں سچا سرجنہار"۔

اسلامی تعلیم کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ وہ اپنی صداقت ثابت کرنے کے لئے غیر مذاہب کو جھوٹا ثابت نہیں کرتا بلکہ جملہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کی تصدیق کرتا ہے جیساکہ فرمایا لا نفرق بین احد من رسلہ اسی سے ثابت ہے کہ اسلام تمام انبیاء پر ایمان لانا ضروری قرار دیتا ہے۔ گذشتہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات مختص القوم ومختص الزمان تھیں اس لئے وہ اپنی اپنی قوم میں محدود وقت میں قابل عمل ومفید ثابت ہوئیں۔ اور آج اسلام نے ان تمام مذاہب کی جگہ لے لی ہے اور جملہ انبیاء علیہم السلام اور ان کی تعلیمات کی تصدیق کردی ہے۔

تیسرا فائدہ لفظ اسلام میں ہی بتایا گیا ہے جس کے معنی امن وصلاح کے ہیں۔ اور لفظ "اسلام" میں یہ لطیف اشارہ کیا گیا ہے کہ اس کی تعلیم ہر شعبہ زندگی میں امن ہی امن ہوگی۔ مولانا نے قرآن کریم اور احادیث کے حوالہ جات سے ثابت کیا کہ اسلام ہر قسم کی چھوت چھات اور عدم مساوات کی تردید کرتا ہے۔ اور رنگ ونسل ملک وعلاقہ کی بنا پر انسانوں میں تفریق اور امتیاز کو یکسر ختم کرتا ہے۔ مولانا نے اسلامی اصول کا غیر مذاہب کی معاشرتی تعلیم سے موازنہ کرکے ثابت کیا۔ کہ اسلام کی یہ تعلیم بہترین اور نفع بخش ہے۔ آج دُنیا ہیومن رائٹس Human Rights کا "ڈبل Charter" اور اسی قسم کے دوسرے لیبل لگا کر اسلام کے ان ہی اصولوں کو اپنانے پر مجبور ہو گئی ہے۔۔۔ اور تدریجاً اسلام کی طرف بڑھ کر یہ عملی ثبوت بہم پہنچا رہی ہے کہ اسلام کے اصول ہی درحقیقت دنیا میں امن۔ صلح اور آشتی پیدا کر سکتے ہیں جس کی آج تمام دُنیا کو ضرورت ہے

دوسرا اجلاس

جلسہ گاہ میں ہی محترم صاحبزادہ حضرت میاں مرزا وسیم احمد صاحب نے نماز پڑھائی۔ اور ٹھیک پونے تین بجے مکرم سیٹھ معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ کی زیر صدارت دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی نے "خصوصیات احمدیت" کے عنوان پر تقریر شروع کی۔ آپ نے فرمایا کہ انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے ابتداء میں مذہبی دنیا میں ایک زبردست انقلاب رونما ہوا جب کہ مذہب کو چھوڑ کر عقل محض پر تحقیق اور ترقی کی بنیاد رکھی گئی یہی وہ دور ہے جس میں روس کے ٹالسٹائی نے عیسائیت کے اصولوں کو عقل کے خلاف قرار دیا راجہ رام موہن رائے نے برہمو سماج کی بنیاد رکھی اور آریہ سماج کا ظہور ہوا ان سب تحریکات کا مقصد عقل پرستی تھا مرزا حسین علی باب نے بھی اپنے مذہب کی بنیاد اسی دور میں رکھی اور اسی دور میں مولانا حالی نے اسلام کا مرثیہ مسدس حالی کی شکل میں یوں لکھا:۔

"پھر اک باغ دیکھے گا اجڑا سراسر"

بہرحال دنیا مذہب سے نہایت مایوس پژمردہ اور ناامید ہو چکی تھی۔ اور سب سے بڑا اعتراض کا نشانہ اسلام کو ہی بنایا جا رہا تھا۔ سرسید احمد وغیرہ کی تحریکیں حمایت اسلام کے لئے اٹھیں لیکن وہ اسلامی نظریات کیلئے ایک نئی الجھن ثابت ہوتی رہیں۔ بہرحال یہ ثابت ہوا کہ فلسفہ اس ماوراء ہستی کی تحقیق وتدقیق سے بالکل عاری ہے۔ دور حاضر میں مذہب کے علمبرداروں نے بھی خدا تعالےٰ کو ایک مردہ ہستی کے طور پر پیش کیا۔ اور کہا کہ اب خدا تعالےٰ کلام نہیں کرتا۔ ہندو مذہب نے پراچین رشیوں تک کلام الٰہی کو محدود قرار دیا۔ یہودیوں نے کہا کہ حضرت موسیٰ کے بعد کلام الٰہی نازل نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ایک ایسا دور تھا جب کہ فلسفہ سائنس علم ہیئت کے ماہرین کے علاوہ تمام مذاہب کے علمبردار بھی ایک ایسے مردہ خدا کا تصور پیش کر رہے تھے جس کا کلام آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گیا ہے۔ ایسے پرفتن دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زندہ خدا کا ثبوت دیا۔ اور قرآن کریم کو سچی عقل مشاہدہ اور حقیقی فلسفہ کا منبع ثابت کیا۔ اور زندہ خدا کے تازہ کلام کے ثبوت بیشمار نشانات آسمانی سے دئے۔ قبولیت دعا لاجواب تصانیف کی اشاعت اور طالبان حق کو قادیان میں قیام کرکے نشانات کا مشاہدہ کرنے کی دعوت سے زندہ خدا کا ثبوت دیا۔ پس احمدیت کی یہ ایک بہت بڑی خصوصیت ہے کہ وہ زندہ خدا کا ثبوت دیتی ہے۔

مولوی صاحب نے قبولیت دعا کے بعض نمونے بیان فرمائے اور فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک چھوٹی سی گمنام بستی میں پیدا ہوئے۔ جہاں تعلیم وتربیت کی سہولتیں قریباً مفقود تھیں اللہ تعالےٰ نے ایک ہی رات میں آپ کو عربی زبان کا چالیس ہزار مادہ سکھا دیا۔ اور آپ نے اعجاز احمدی آئینہ کمالات اسلام اور اعجاز المسیح تصانیف فرما کر انعامی چیلنج دئے۔ مگر کوئی سامنے نہ آیا۔

آخیر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض ایسی پیشگوئیاں آپ نے بیان فرمائیں جو اس وقت تک پوری ہو چکی ہیں اور بتایا کہ احمدیت ہی انسان کو خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق حق الیقین تک پہنچا سکتی ہے اور حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود اور جماعت کے بعض دوسرے بزرگ آج بھی جماعت کے اس امتیازی نشان کا زندہ ثبوت پیش کرتے ہیں۔

دوسری تقریر چوہدری مبارک علی صاحب مبلغ بنگلور نے "ذریت طیبہ" کے موضوع پر فرمائی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یتزوج و یولد لہٗ پیش کر کے بتایا کہ آج سے چودہ سو سال قبل آنحضرت صلعم کی بتائی ہوئی اس پیش خبری میں یہ لطیف اشارہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد خادم دین اور پاکباز ہوگی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اجتماعی اور انفرادی اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے الہامات کے مطابق اپنی اولاد کو مبشر قرار دیا۔ اور آج مشاہدہ اس کی پرزور تائید کر رہا ہے کہ یہی وہ موعود اولاد ہے جو تقویٰ طہارت اور خدمت اسلام میں نہایت امتیازی شان رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کو بتایا تھا کہ انی معک و مع اھلک آج ہم دیکھتے ہیں کہ یہ سب باتیں روز روشن کی طرح پوری ہو چکی ہیں۔ مولوی صاحب موصوف نے مصلح موعود کی پیشگوئی کی بھی وضاحت فرمائی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو اس عظیم الشان پیشگوئی کا مصداق ثابت کیا۔

اس کے بعد مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی نے "اسلام اور اہل اسلام کے متعلق ہندوستانیوں کی آراء" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام نے تھوڑے عرصہ میں ہی سرعت اور تیزی کے ساتھ مذہبی، معاشرتی اور اقتصادی اعتبار سے جو ترقی کی باقی قوموں کے لئے وہ ایک مثالی ترقی تھی۔ آپ نے مکرم شنکر داس صاحب ... کی ایک شہادت پیش کی۔ جس میں موصوف نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ اسلام کا فلسفہ توحید و نبوت اور سماجی و اقتصادی تعلیمات بے نظیر ہیں! اور تدریجاً ساری قومیں اس اعلیٰ تعلیم کو اپنانے پر مجبور ہو رہی ہیں۔

آپ نے مسٹر منشی، گاندھی جی، ڈاکٹر اے ایس ستارام پی ایچ ڈی، ڈاکٹر راجندر پرشاد۔ سر سروجنی نائیڈو وغیرہ ہندوستان کی نامور شخصیتوں کی ایسی تحریرات پیش کیں۔ جن میں اسلام اور حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی امتیازی شان اور بے نظیر تعلیم اور بالآخر اسلام کے غالب آنے کا اعتراف کیا گیا ہے۔ اس تقریر پر یہ اجلاس ٹھیک پانچ بجے شام کو ختم ہوا۔

جلسہ کا دوسرا دن ۱۸/۱۰/۵۸

پہلا اجلاس

دوسرے دن کی پہلے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ افریقہ شروع ہوئی۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب ایڈیٹر "بدر" نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قبل از دعویٰ سوانح بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے متعدد پیش خبریوں کا اظہار فرما کر بالفعل اس چیز کو ثابت کر دیا۔ کہ ہمارا خدا اب بھی کلام کرتا ہے۔ مولوی صاحب نے مندرجہ ذیل الہامات کی وضاحت فرمائی:-

۱- والسماء و الطارق

۲- الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ

۳- ینقطع اٰباءک و یبدأ منک

۴- یأتیک من کل فجٍ عمیق

۵- انی احافظ کل من فی الدار

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدسؑ کو کس طرح قبل از وقت اپنے والد محترم کی وفات کی خبر دے دی تھی۔ اور نامساعد حالات میں بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ خود آپ کی ضروریات کو پورا کرے گا۔ اور مخالف رشتہ داروں کی نسل ختم ہو کر آئندہ نسل کا سلسلہ آپ کے وجود باجود سے چلیگا۔ اور دور دور سے لوگ آئیں گے اور تحفے تحائف لائیں گے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا "الدار" غیر معمولی حالات اور وبلیات میں اللہ تعالیٰ کی محافظت میں رہے گا۔

یہ سب ایسی باتیں ہیں جو سراسر مخالف حالات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتائی گئی تھیں۔ اور آج ہر انسان اس کا خود مشاہدہ کر سکتا ہے۔

اسی طرح لالہ ملاوامل صاحب کی خطرناک بیماری سے شفایابی کے لئے حضرت اقدسؑ کی دعا اور قبولیت۔ نیز الہام "یہ نان تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے" کی بھی مولوی صاحب نے وضاحت فرمائی۔

اس کے بعد مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب نے "جہاد کے متعلق اسلامی تصور" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ عیسائیت نے اس قدر نرمی کی تعلیم دی ہے کہ اگر کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دو۔ لیکن اس تعلیم کے باوجود ۱۴۸۶ء میں عیسائیوں نے ایک عدالت قائم کی جس کا نام "محکمہ احتساب" تھا اور اس میں ہر ایسے انسان کے لئے جبر و اکراہ کے ذرائع کو بروئے کار لانے کے قانون پاس کئے گئے۔ جو عیسائیت کے عقائد کے خلاف تھے۔ چنانچہ ۱۴۸۱ء سے ۱۸۹۱ء تک دس سال کے عرصہ میں محکمہ احتساب نے اسی قسم کے اختلاف عقائد رکھنے والے ایک لاکھ چودہ ہزار نو سو کچھ آدمیوں کو مجرم ثابت کر کے سزائیں دیں۔ قرآن کریم نے ہمیں بتایا ہے کہ "لا اکراہ فی الدین" اور فرمایا کہ "جاھدھم بہٖ جھاداً کبیراً" یعنی قرآن کریم کے ذریعہ سے بنی نوع انسان میں نیکی تقویٰ تزکیہ نفس تطہر قلب راست روی کو قائم کرنا ہی جہاد کبیر ہے نہ کہ تلوار کے ذریعہ سے!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب جیسی غیر متمدن اور وحشی قوم میں سے قرآن مجید کے ذریعہ سے بت پرستی، زنا، قمار بازی، شراب نوشی وغیرہ جیسے جرائم قبیحہ کو دور فرما کر اس جہاد کبیر کا عملی ثبوت دیا۔ اور یہ سب کچھ کون سی تلوار کے سایہ میں ظہور پذیر ہوا؟ آپ نے فرمایا کہ تلوار جسم پر تو قبضہ کر سکتی ہے مگر دل پر نہیں۔ مگر ہر وہ قوم جو جبر و اکراہ کے ذریعہ سے اپنے عقائد منوانا چاہتی ہے وہ جلد ہی اپنے مقصد میں ناکام ہو جاتی ہے لیکن اس کے برعکس اسلام کی بے نظیر ترقی جو اس نے زمانہ ماضی میں کی ہے اس امر کا زبردست ثبوت ہے کہ جہاد اسلامی کا یہ تصور کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔

تقریر کے آخر میں آپ نے ہندوستان کے بعض غیر مسلم معززین کی تحریرات پیش کیں جن میں اس بات کا اعتراف کیا گیا ہے کہ اسلام تلوار سے نہیں بلکہ صداقت اور اپنے اعلیٰ اصولوں کی وجہ سے پھیلا ہے۔

تیسری تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ مدراس کی تھی جس کا عنوان "اسلام کی صداقت کے دلائل" تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس اسلام کے دلائل بیان کرنے کھڑا ہوا ہوں جو قرآن اور حدیث میں ہے اور جس کے عامل حضرت ابوبکر صدیق رضؓ، حضرت عمر رضؓ، حضرت عثمان رضؓ اور حضرت علی رضؓ، ابوہریرہ رضؓ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔ جو زمینی ذروں سے ترقی کر کے آسمان کے ستارے بن گئے۔ آج تاریخ عالم انہیں فراموش نہیں کر سکتی۔ بمبئی کے ایک انڈین پرچ کے انچارج نے مجھے بتایا کہ میں نے قاہرہ میں جا کر اسلامی تہذیب کا کچھ نمونہ دیکھنا چاہا۔ لیکن مجھے قاہرہ اور پیرس کے بازاروں میں کچھ فرق نظر نہ آیا۔ آج کل دنیا میں مسلمان حقیقی اسلام پر عمل پیرا نہیں ہیں اسی لئے وہ ادبار کا شکار ہو رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خوب فرمایا ہے ؎

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم فرقاں کو بھلایا

مولنا موصوف نے کتاب "قرآن" کے مفہوم کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ پیشگوئیاں تھیں کہ یہ الہامات کتابی شکل میں قائم رہیں گے اور یہ کتاب کثرت سے پڑھی جائے گی۔ چنانچہ جس قدر تلاوت اس کتاب کی ہوتی ہے اس کی نظیر دنیا میں نہیں پائی جاتی۔ آپ نے قرآن کریم کی غیر معمولی اور منفرد حفاظت کے دعویٰ اور اس کی تائید میں بعض مخالف غیر مسلموں کی تحریرات بھی پیش کیں اور بتایا کہ پیغمبر اسلام ہی خدا کا وہ برگزیدہ رسول ہے جس نے اپنی تعلیم کے مطابق بذات خود عمل کر کے دکھلایا۔ اور آج تک آپ کے اعمال اور اقوال محفوظ چلے آ رہے ہیں۔ آخر میں آپ نے اس امر کی وضاحت فرمائی کہ اسلامی تعلیم پر عمل کر کے آج بھی انسان اللہ تعالیٰ کے الہام اور وحی سے روحانی تشنگی بجھا سکتا ہے جبکہ غیر مذاہب الہام کو صرف قصہ اور کہانی کے طور پر ہی پیش کرتے ہیں۔ یہ اجلاس ایک بجے بعد دوپہر ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرم سید بشارت احمد صاحب وکیل حیدر آباد ۲½ بجے منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مولنا محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ نے "ہستی باری تعالیٰ" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے فرمایا جو چیزیں طفیلی اور عارضی ہیں اور جن پر فنا وارد ہوتی رہتی ہے۔ ان کو تو لوگ عموماً مان رہے ہوتے ہیں لیکن وہ ہستی جو اس تمام کائنات کا منبع ہے۔ اس کے لئے ہمیں دلائل دینے پڑتے ہیں۔ آپ نے متعدد مثالوں کے ذریعہ سے اس امر کی وضاحت فرمائی۔ کہ اس پُر حکمت نظام عالم پر سرسری نگاہ ڈالنے سے ہی انسان اس بات کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اس عالم کا جو کمال نظام اور حکمت کے مطابق چل رہا ہے اور اس کا ہر کل پرزہ اپنی اپنی جگہ پر کام کر رہا ہے۔ ضرور کوئی خالق و مالک خدا ہونا چاہئیے۔ آخر میں آپ نے شہادت انبیاء کو ہستی باری تعالیٰ کی تائید میں پیش فرمایا اور بتایا کہ یہ انبیاء علیہم السلام جو مختلف زمانوں اور مختلف ممالک میں ظاہر ہوتے رہے کس طرح سب کے سب اس

سینما بینی کی لعنت سے نوجوانوں کو بچائیں

موجودہ زمانہ میں گزشتہ زمانہ کی نسبت بہت بڑھ چڑھ کر بے دینی بڑھانے والی اور مخرب الاخلاق چیزیں پیدا ہو گئی ہیں سینما بھی انہی چیزوں میں شامل ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ ۱۴ ستمبر کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ حضور نے اس خطبہ میں گانے بجانے کی عادت اور اس کے نقصانات جو اقوام کو پہنچے ہیں، نہایت مؤثر الفاظ میں بیان فرمائے ہیں سینما بینی کی لعنت سے چھڑانے کے لئے حضور نے تحریک جدید کے مطالبات میں سے پہلا مطالبہ رکھا تھا جو سادہ زندگی کا مطالبہ تھا۔ اور اس میں سینما اور تماشے بھی شامل فرمائے تھے۔ چنانچہ کتاب مطالبات تحریک جدید کے صد ۲۳ پر اس کا ذکر ہے۔ اس ضمن میں حضور فرماتے ہیں :۔

۱۔ "اس کے متعلق میں جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ کوئی احمدی سینما، سرکس، تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشہ میں بالکل نہ جائے اور اس سے کلی پرہیز کرے۔ ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت سمجھتا ہے اس کے لئے سینما یا کوئی اور تماشا وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا ناجائز ہے"!

۲۔ نیز حضور فرماتے ہیں :۔

"سینما کے متعلق میری رائے ہے کہ نقصان دہ چیز ہے۔ موجودہ فلموں کو دیکھنا ملک اور اس کے اخلاق کے لئے مہلک ہے۔ اس لئے قطعاً ممنوع ہونا چاہیئے۔ مگر میں ہمیشہ کے لئے اس کی مخالفت نہیں کرتا۔ چونکہ یہ حرمت کی صورت ہو جاتی ہے۔ فی الحال ضرورتِ دینی کے لحاظ سے اس کی ممانعت کرتا ہوں"

"پس سینما اپنی ذات میں برا نہیں بلکہ اس زمانہ میں اس کی جو صورتیں ہیں وہ مخرب الاخلاق ہیں۔ اگر کوئی فلم کلی طور پر تبلیغی ہو یا تعلیمی ہو اور اس میں کوئی حصہ تماشا وغیرہ کا نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، اگرچہ میری یہی رائے ہے کہ تماشا تبلیغی بھی ناجائز ہے۔

نیز فرماتے ہیں :۔

"سینما کے متعلق میرا خیال ہے کہ اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے۔ اس نے سینکڑوں شریف گھرانوں کے لڑکوں کو گویا اور سینکڑوں شریف گھرانوں کی لڑکیوں کو ناچنے والی بنا دیا ہے۔ اور سینما ملک کے اخلاق پر تباہ کن اثر ڈال رہے ہیں۔ کہ میں سمجھتا ہوں کہ میرا منع کرنا تو الگ رہا۔ اگر میں ممانعت نہ کروں تو بھی مومن کی روح کو خود بخود اس سے بغاوت کرنی چاہیئے"۔ (مطالبات تحریک جدید صد ۳۱ تا ۴۱)

ان اقتباسات سے روزِ روشن کی طرح ثابت ہے کہ سینما کے متعلق سلسلہ احمدیہ کی کیا رائے ہے اور کہ جماعتوں کو چاہیئے کہ نوجوانوں کو بار بار اس کی قباحت بتائی جائے۔ اور اس سے روکا جائے۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے لڑکے حمید الدین نے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا امتحان دیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اعلیٰ نمبروں پر کامیابی عطا فرمائے۔ (ایم عبد الغنی سینئر کلرک دی سیالکوٹ سنٹرل کو اپریٹو بنک لمیٹڈ سیالکوٹ)

۲۔ چوہدری عبد المالک صاحب شاہد مربی سلسلہ کے بھتیجے بشارت احمد صاحب چند دنوں سے پیٹ اور کمر کے درد کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔ حالت تشویشناک ہے، احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار ملک فضل عمر کارکن نظامت جائداد ربوہ)

۳۔ مکرم شیخ محمد یعقوب صاحب چنیوٹی درویش امرتسر ہسپتال میں پون ماہ سے بوجہ نیم فالج داخل ہیں۔ چلنے سے معذور ہیں۔ تاحال کوئی افاقہ نہیں۔ احباب ان کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار۔ ملک صلاح الدین ایم۔ اے قادیان)

۴۔ خاکسار ان دنوں کئی ایک دماغی کمزوریوں کا شکار ہے۔ میرا کاروبار بھی کچھ اچھا نہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہر لحاظ سے میری مشکلات کو دور کرے۔ آمین۔ (خاکسار شیخ غلام محمد شیخوپورہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب بہت تھوڑا عرصہ رہ گیا ہے لیکن ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی سالانہ بجٹ کے مقابلہ میں محض پندرہ فی صدی ہے اس وقت تک تو اس چندہ کی نصف رقم وصول ہو جانی چاہیئے تھی۔ کیونکہ یہ چندہ مئی سے لیکر دسمبر تک آٹھ مہینوں میں پورا وصول ہو جانا چاہیئے تھا۔ تا جلسہ سالانہ کا خرچ اسی چندہ کی آمد سے ادا ہو جائے۔ کئی جماعتوں کی طرف سے نصف وصولی بھی ہو چکی ہے بلکہ بعض جماعتیں تو اس سال کا سال بھر کا بجٹ پورا کر چکی ہیں۔ دوسری تمام جماعتوں سے التماس ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی پوری توجہ اور محنت سے شروع کر دیں۔ اب مزید التواء کی گنجائش نہیں (ناظر بیت المال)

ٹی۔ آئی۔ کالج سائنس سوسائٹی کے نئے عہدہ دار

ٹی۔ آئی کالج ربوہ کی سائنس سوسائٹی کے انتخاب مؤرخہ ۲۰ اکتوبر کو زیر صدارت پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب ایم ایس۔ سی ہوئے۔ مندرجہ ذیل عہدیداران برائے سال ۱۹۵۸-۵۹ء منتخب کئے گئے۔

وائس پریذیڈنٹ	. . . . مبارک احمد صاحب شاہد	فورتھ ایئر
سیکرٹری	. . . . عبد المنان بھٹہ	تھرڈ ایئر
جائنٹ سیکرٹری	. . . . محی الدین صاحب اکبر	سیکنڈ ایئر
نمائندگان کلاس	(۱) ارشاد حسین صاحب	فورتھ ایئر
	(۲) عبد الرشید صاحب اختر	تھرڈ ایئر
	(۳) مشتاق احمد صاحب ارشد	سیکنڈ ایئر
	(۴) حبیب اللہ صاحب	فرسٹ ایئر

(سیکرٹری سائنس سوسائٹی)

تصحیح

الفضل ۹ اکتوبر ۱۹۵۸ء میں منظور احمد صاحب کی وصیت شائع ہوئی ہے۔ جس میں چند ایک غلطیاں ہیں۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

۱۔ اس میں تنخواہ -/۱۶۲ روپے شائع ہوئی ہے۔ اصل میں تنخواہ -/۱۶۸ روپے ہے۔

۲۔ زمین واقع موضع چک ۱۱ گ ب ضلع لائلپور نہیں بلکہ موضع چک دادن بالمقابل سٹیشن گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر سے خط و کتابت کریں

مفید اور دلچسپ معلومات

ٹانگ کی ہڈی

واشنگٹن میں امریکہ کے اسمتھسونین ادارہ نے متحجر اشیاء کا مجموعہ جمع کیا ہے۔ اب اس میں پرانے زمانہ کے ایک عظیم الجثہ جانور ڈینوسار کی ٹانگ کی ایک بہت بڑی ہڈی کا اضافہ کر دیا گیا ہے، باور کیا جاتا ہے کہ یہ ہڈی، جو سات فٹ سے زیادہ لمبی ہے، ڈینوسار کی اب تک دستیاب ہونے والی ہڈیوں میں سب سے زیادہ بڑی ہے۔ یہ ہڈی کولوریڈو کی مغربی ریاست میں پائی گئی ہے۔ ماہرین نے اندازہ لگایا ہے کہ جس ڈینوسار کی ٹانگ کی یہ ہڈی ہے۔ اس کا وزن پچپن ٹن تھا۔ اور اس کا قد اتنا بلند تھا کہ وہ آجکل کی معمولی سہ منزلہ عمارتوں کی سی بلندی کی ہر چیز کے اوپر سے دیکھ سکتا تھا۔ اندازہ ہے کہ یہ دیو پیکر حیوان ساڑھے تیرہ کروڑ سال قبل زندہ تھا۔

مسکرات میں اضافہ

امریکہ کے منشیات کے کمشنر ہیری اینسلنگر نے اطلاع دی ہے کہ اشتراکی چین سے جنوب مشرقی ایشیا کے ملکوں میں نشہ آور اشیاء (ہیروئن) کی درآمد میں اضافہ ہو رہا ہے منشی اشیاء کی اس غیر قانونی نقل و حرکت کا مطلب نفع حاصل کرنا اور ان ملکوں کی جہاں انہیں فروخت کیا جاتا ہے آبادی کو کمزور کو بنانا ہے۔ کمشنر مذکور کی رائے میں مسکرات کی تجارت کی وجہ سے اشتراکی چین میں سونے اور غیر ملکی زر مبادلہ کی درآمد بڑھتی ہی جا رہی ہے۔

ایٹمی برف شکن جہاز

امریکی کانگریس نے ایٹمی طاقت سے چلنے والا ایک برف شکن جہاز بنانے کی منظوری دے دی ہے۔ امریکہ کا ساحلی حفاظتی دستہ اس جہاز کو بحرِ منجمد شمالی میں استعمال کرے گا

سرکاری افسروں کا کہنا ہے کہ اس قسم کا برف شکن جہاز زمانہ امن میں چھان بین اور تحقیقاتی کاموں میں بہت مفید ثابت ہو گا۔

بولنے والی کتابیں

ایک نئے اور اعلیٰ قسم کا دیر تک چلنے والا ریکارڈ تیار کیا گیا ہے جسے نابینا [illegible]

لوگوں کے لئے "متکلم کتابیں" تیار کرنے میں استعمال کیا جائے گا۔ یہ ریکارڈ چھ گھنٹے تک بجتا رہے گا۔ جب کہ معمولی ریکارڈ صرف چھپن منٹ تک چلتے ہیں۔ نابیناؤں کی تعلیم سے متعلق امریکی ادارہ کا کہنا ہے کہ امریکہ کے اندازاً ساڑھے تین لاکھ نابینا افراد پینتیس ہزار یا ادبی تصنیفات پر مشتمل "متکلم کتابوں" کے ریکارڈ استعمال کرتے ہیں۔ نئے ریکارڈ تین منٹ میں پچیس چکر لگاتے ہیں۔ اس کی وجہ سے بارہ انچ قطر کے دو ریکارڈوں کے دونوں طرف اوسط حجم کی ایک پوری کتاب کی صدابندی کی جا سکتی ہے۔ اگر یہ مقصد ریکارڈ کی معمولی پلیٹوں سے حاصل کیا جائے تو اس کے لئے بارہ ریکارڈوں کی ضرورت ہو گی۔

ہوائی سفر

امریکہ میں ہوائی سفر سے متعلق ایک خاص رپورٹ صدر آئزن ہاور کے مددگار خصوصی برائے ہوابازی کے لئے تیار کی گئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انفرادی طور پر مسافروں کے طے کردہ فاصلوں کے مجموعے کا جہاں تک تعلق ہے، امریکی شہروں کے درمیان مسافروں کی آمد و رفت میں سب سے بڑا حصہ ملک کی فضائی کمپنیوں کا ہے۔ اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ۱۹۵۷ میں امریکی شہروں کے درمیان ۳۵ فیصدی مسافروں نے بذریعہ ہوائی جہاز سفر کیا تھا۔

محفوظ ترین ٹائر

امریکہ کی ربڑ کمپنی نے ایک نئے قسم کا بھاری ٹائر تیار کیا ہے۔ اس ٹائر میں نائیلان کی ڈوری استعمال کی گئی ہے۔ اور اس کے ساتھ ٹیوب کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس میں ربڑ کا بہترین قسم کا مرکب استعمال کیا گیا ہے یہ محفوظ ترین ٹائر ہو گا۔ اس کی وجہ سے ممکن ہے کہ ایک فالتو ٹائر رکھنے کی ضرورت باقی نہ رہے۔ اس ٹائر کے بنانے والوں کا دعویٰ ہے کہ یہ ٹائر نئی موٹروں پر موجودہ ٹائروں کے مقابلہ میں ساٹھ فیصدی زیادہ فاصلے طے کریگا

۱۵۰۰ میل فی گھنٹہ

نیویارک کی دی پبلک ایسوسی ایشن کارپوریشن نے نقل و حمل کے ایسے طیارے تیار کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ جو پندرہ سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے [illegible]

امریکہ میں امراض کا سراغ لگانے کے انتظامات

امریکی باشندوں کو وبائی بیماریوں سے بچانا اٹلانٹا کے متعدی امراض کے مرکز کا اہم فریضہ ہے۔ اس مرکز کے سربراہ ڈاکٹر الیگزینڈر ڈی۔ لنگموئیر جو امریکہ کے محکمہ صحت عامہ کے وبائی امراض کے خاص ماہر ہیں۔

اگرچہ امریکہ میں چیچک۔ ٹائیفائڈ۔ اور طاعون جیسی بیماریوں کی قطعاً بیخ کنی کی جا چکی ہے۔ لیکن اس حقیقت کے باوجود ہر سال متعدی امراض سے ڈیڑھ لاکھ اموات واقع ہوتی ہیں۔ ان امراض کے دوبارہ پھیلنے اور نئی بیماریوں کے وبائی شکل اختیار کرنے کے خطرے کے خلاف ہی ڈاکٹر لنگموئیر کے ادارہ کو جنگ کرنی پڑتی ہے

ایک لحاظ سے اٹلانٹا کے متعدی امراض کے مرکز میں کام کرنے والے سراغرساں ڈاکٹر ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ نہ صرف اعلیٰ درجہ کے طبی ماہر ہوتے ہیں۔ بلکہ انہوں نے بڑے پیمانہ پر پھیلنے والی بیماریوں کا پتہ لگانے کی مہارت کو بھی بہت ترقی دے لی ہے

چونکہ متعدد بیماریوں کا مرکز امریکہ کے محکمہ صحت عامہ کا ایک حصہ ہے۔ اس لئے اسے جدید ترین طبی طریقوں اور معلومات تک دسترس حاصل ہے۔ یہ طریقے امریکی محکمہ صحت عامہ کے قومی ادارہ صحت جیسے شعبوں نے نکالے ہیں۔ جہاں غیر معمولی اور غیر ملکی امراض پر مسلسل تحقیق جاری رہتی ہے۔ اس کی وجہ سے متعدی بیماریوں کے مرکز اسلحہ خانے میں امراض کے خلاف جنگ کرنے کے لئے طبی نظریات و عمل کے جدید ترین ہتھیار شامل ہو گئے ہیں۔

اس مرکز کا آغاز ۱۹۴۲ء میں ہوا تھا، جب دفاعی کارخانوں اور فوجی اداروں کے آس پاس ملیریا پر قابو پانے کے لئے جنگی علاقوں میں ملیریا کی روک تھام کے نام سے ایک تنظیم قائم کی گئی تھی۔ جنگ کے بعد متعدی بیماریوں پر قابو پانے کے لئے زیادہ وسیع پیمانے پر اس قسم کے مختلف کام کرنے کے امکانات بہت روشن ہو گئے ہیں۔

ریاستوں کے صحت عامہ کے محکموں کو متعدی بیماریوں پر قابو پانے کی کوششوں میں مدد دینے کے لئے مرکز میں بہت سے ماہروں کو جمع کر لیا گیا ہے۔ ان میں ڈاکٹر، ڈینٹسٹ، مویشیوں کے علاج کے ماہر انجینئر، تجربہ گاہوں میں کام کرنے والے کارکن نرسیں افسر شامل ہیں۔ ان ماہروں کو ان گشتی جماعتوں کے ساتھ کر دیا جاتا ہے۔ جو ملک کے کسی بھی ایسے حصہ میں بھیجی جا سکتی ہیں۔ جہاں ان کی خدمت [illegible]

عملی طور پر متعدی امراض کے مرکز کے تمام پروگرام ریاستوں کی کسی ایسی خصوصی ضروریات یا مسئلہ کی بنا پر شروع ہوتے ہیں جس سے مثلاً کسی ایک ریاست کے وسائل سے باہر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر بعض اوقات کسی مرض کی پہلی علامت تجربہ گاہوں میں جراثیم کا معمول کے مطابق معائنہ کرتے ہوئے ظاہر ہوتی ہے، اور اس کے نتیجہ میں کسی نامعلوم یا بہت زیادہ سمتی اثرات کی حامل بیماری کی دریافت عمل میں آتی ہے۔ عملی تحقیق کے دوران میں دوسرے نئے یا غیر معمولی طور پر دشوار مسائل سامنے آ سکتے ہیں۔ لیکن کسی مسئلہ کو سب سے پہلے خواہ وبائی امراض کا کوئی ماہر دریافت کرے۔ خواہ کسی تجربہ گاہ کا کوئی سائنسدان جلد یا بدیر ماہروں کی ایک پوری جماعت اس کام پر لگ جاتی ہے۔

درخواست دعا

میری ہمشیرہ صاحبہ خورشید سلطانہ میں کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور میری بھاوجہ آسیہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید محمد داؤد صاحب سوکی میں بہت عرصہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے ان دونوں کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

لطیف الرحمٰن ناز

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کام کے لئے دستخط کنندہ ذیل کو شیڈول ریٹ پر مبنی فیصد شرح نرخ کے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹنڈر مقررہ فارموں پر ۱۳ ر نومبر ۵۸ء کو دو بجے بعد دوپہر تک وصول کئے جائیں گے۔ مقررہ فارم اس دفتر سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے اسی روز ایک بجے بعد دوپہر تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ داخل شدہ ٹنڈر اسی روز دو بجے بعد دوپہر سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

نوعیت کام	تخمینہ لاگت بشمول سرچ ٹنڈر	زرضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرانی ہوگی	عرصہ تکمیل کام
ڈویژن پلان 5-19 / 1958 Kms لاہور کے مطابق قصور ریلوے اسٹیشن پر عورتوں اور مردوں کے درمیانے درجے کے انتظار کے کمروں کی تعمیر۔	۱۶۰۰۰ روپے	۳۰۰ روپے	تین ماہ

جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے ٹھیکیداروں کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ ۱۳ ر نومبر سے قبل ضروری کاغذات یعنی مالی پوزیشن اور تجربہ کے متعلق سرٹیفکیٹس وغیرہ ہمراہ لاکر اپنے نام درج کرا لیں۔

تفصیلی شرائط اور دیگر کوائف شیڈول آف ریٹس اور تخمینے وغیرہ دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں ایام کار میں سے کسی روز بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کا یا اور کوئی ٹنڈر ضرور منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا۔ یہ بات خود ٹھیکیداروں کے مفاد میں ہے کہ وہ زرضمانت ۱۳ ر نومبر سے قبل ہی ڈویژنل پے ماسٹر کے پاس جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو چاہیئے شرح فیصد نرخ مکمل ہندسوں میں ظاہر کریں۔ ایسے ریٹ جو کسور پر مشتمل ہوں مسترد کئے جا سکتے ہیں۔

(برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور)

دعائے مغفرت

ہمارے دفتر کے کارکن بشارت الرحمن صاحب طاہر کی والدہ صاحبہ محترمہ خیر النساء صاحبہ زوجہ میاں غلام رسول صاحب دار الصدر غربی میں ایک لمبا عرصہ بیمار رہ کر مورخہ ۲۴/۱۰/۵۸ کو وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (ادارہ دفتر وصیت ربوہ)

درخواست دعا — میرا لڑکا عزیزم ظہور احمد شاہ بعض پریشانیوں سے دوچار ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل و رحم فرماتے ہوئے ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور حسنات دینی و دنیوی سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(عاجز ڈاکٹر عبد الستار شاہ پنشنر ربوہ)

ضروری اعلان

ماہ اکتوبر ۱۹۵۸ء کے بل ایجنٹ حضرات کی خدمت میں بھجوائے جا رہے ہیں۔ براہ مہربانی ان بلوں کی رقم دس نومبر تک دفتر ہذا میں ارسال کر دیں۔

(مینیجر الفضل)

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این۔ ڈبلیو۔ آر ملتان مندرجہ ذیل کاموں کے لئے شیڈول ریٹ کے مطابق سربمہر ٹنڈرز ۱۲ ر نومبر ۵۸ء کو تین بجے بعد دوپہر تک وصول کریں گے۔ یہ ٹنڈرز اسی روز سب کے سامنے سوا تین بجے کھولے جائیں گے۔

سٹیشن برائے فراہمی	سب ڈویژن	اندازاً تعداد	زرضمانت
۱۹۵۸-۵۹ء میں ریلوے کی معیاری تصریحات کے مطابق مندرجہ ذیل اسٹیشنوں پر درجہ دوم کی اینٹیں فراہم کرنا:- (ا) بہاول نگر (ب) ڈیرہ نواب صاحب (ج) بہاولپور	بہاول نگر	۴ لاکھ	۴۰۰/- روپے

نوٹ:- ہر سٹیشن کے لئے جنہیں ا، ب اور ج کے حروف کے ساتھ اوپر ظاہر کیا گیا ہے علیحدہ ٹنڈر پیش کیا جائے۔

نوعیت کام	تخمینہ لاگت	عرصہ تکمیل کام	زرضمانت
رحیم یار خاں میں تیسرے درجے کے مسافروں کیلئے ہال کی تعمیر	۶۲۰۰۰/- روپے	۵ ماہ	۱۲۰۰/- روپے

ٹنڈرز لازمی طور پر مقررہ فارموں پر داخل کئے جائیں جو دستخط کنندہ کے دفتر سے ۱۲ ر نومبر ۵۸ء کو ایک بجے بعد دوپہر تک منظور شدہ ٹھیکیداروں کو ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے اور غیر منظور شدہ ٹھیکیداروں کو چار روپے فی فارم کے حساب سے مل سکتے ہیں۔ فارموں کی اجرات واپس نہیں کی جائیگی۔ وہ ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن میں ٹھیکیداروں کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں انہیں سابقہ تجربہ اور مالی حیثیت کے متعلق ضروری سرٹیفکیٹس کی مصدقہ نقول بھی اپنے ٹنڈروں کے ہمراہ بھیجنی چاہئیں۔ تمام نقول کسی گزیٹڈ افسر کی طرف سے تصدیق شدہ ہوں۔ وہ ٹنڈرز جن کے ساتھ پورے کوائف درج نہ ہوں گے۔ مسترد کر دئے جائینگے۔

مفصل شرائط و ہدایات درخواست پیش کر کے دستخط کنندہ کے دفتر سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

(برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این۔ ڈبلیو۔ آر ملتان)

اقامت گاہ گورنر مغربی پاکستان

۱۷/ اکتوبر سنہ ۱۹۵۸ء

ریڈ کراس کا ادارہ کسی تعارف کا محتاج نہیں البتہ یہ حقیقت قابل ذکر ہے کہ اس کے مشاغل خدمت زمانۂ جنگ تک ہی محدود نہیں بلکہ ہر وقت اور ہر زمانے میں یہ ادارہ خدمت خلق پر مامور رہتا ہے۔ یہ ادارہ ہمیشہ حاجت مندوں اور مصیبت کے ماروں کی امداد کرتا رہا ہے نیز مفلوک الحال اور سیلاب زدہ افراد کو تباہی و بربادی اور صعوبت و مصیبت سے نجات دلانے میں مصروف رہا ہے۔ ادارۂ ریڈ کراس کے کارہائے نمایاں اس کے دائرۂ عمل کی وسعت اور نوعیت کار کی نشاندہی کرتے ہیں۔

ریڈ کراس کا اپنا کوئی مستقل ذریعۂ آمدنی نہیں ہے۔ اپنی بقا کے لئے اسے مخیر حضرات کی فیاضی پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ پاکستان میں بفضلہ تعالیٰ ایسے حضرات کی کمی نہیں۔ میں ان سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی روایات زندہ رکھیں اور امسال ۲/ نومبر سے جب ریڈ کراس ہفتے کا آغاز ہو فراخدلی سے اس مفید ادارے کے لئے عطیات دیں۔

اختر حسین

(اختر حسین)
گورنر مغربی پاکستان